بحث و نظر

"ایڈز" اور ہم جنسیت

(ادارہ)

اپنے ایک خیر اندیش ڈاکٹر مشتاق احمد ایم بی بی ایس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ترجمان القرآن (ستمبر ۱۹۸۵ء) میں "ایڈز" کے متعلق شائع شدہ میرے ایک نوٹ پر گرفت کی ہے۔ ان کا خلاصۂ مدعا یہ ہے کہ ہم جنسیت یا سدومیت ایڈز کی ثابت شدہ وجہ نہیں ہے بلکہ جن لوگوں نے ایڈز کو ہم جنسیت پر مبنی قرار دیا ہے انہوں نے لفظ PROBABALY (غالباً یا بہ گمان غالب) کے ساتھ بات کی ہے۔ پھر آپ ایک غیر ثابت شدہ (UNPROVED) نظریے کو کس طرح قرآنی حقائق کے لیے بطور ثبوت پیش کرتے ہیں؟[1]

میں نے بات بہت مختصر لکھی ہے اور نپے تلے جملوں سے کام چلایا ہے، کیونکہ ایک مسئلہ ابھی ابھی ابتدائی طور پر سامنے آیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ قابلِ گرفت جملہ یہ ہے کہ "یہ ہم جنسیت تو خطرناک روگ کا باعث ہے"۔

[1] قرآنی حقائق ہماری نگاہ میں بغیر کسی واضح تجرباتی شہادت کے ثابت ہیں اور جن گناہوں سے روکا گیا ہے ان کا اصل نقصان اخلاقی ہوتا ہے، مگر بسا اوقات کوئی ظاہری تجرباتی صورت ایسی پیدا ہو جاتی ہے جو بڑی سبق آموز ہوتی ہے۔ آپ ساری بحثوں کو چھوڑ کر کم از کم یہ صورتِ حالات سامنے رکھیں کہ کل جن قوموں نے ہم جنسیت کے لیے قانونی جواز حاصل کیے اور اس بنیاد پر ان کے اندر دھوم دھڑلے سے منا کحتیں ہوئیں۔ آج وہ ہم جنسیت کے بارے میں اس طرح لرزہ براندام ہیں جیسے سرطان سے تھیں

میرے لکھنے کے بہت بعد روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء میں بہت نمایاں طور پر خصوصی بحث ایڈز کے بارے میں کی گئی ہے۔ اس میں "احتیاطی تدابیر کے نام سے طلعت قریشی لکھتے ہیں کہ:

"ایڈز کے سلسلے میں طبی حلقوں کی توجہ ہم جنس پرستوں پر مرکوز ہے۔ کیونکہ ایڈز کی بیماری کے وائرس زیادہ تر انہی لوگوں میں پائے گئے ہیں"۔ (مسٹر قریشی نے دوسرے ذرائع کا ذکر بھی کیا ہے)

ڈاکٹر میجر امتیاز علی چودھری (سربراہ شعبۂ جنسیات و امراض مخصوصہ، میو ہسپتال لاہور) اسی سلسلۂ بحث کی ابتدا میں اپنے مضمون "ایڈز ـــ جنسی آزادی اور بے راہ روی کا شاخسانہ" میں رقم طراز ہیں کہ:۔

"اس میں ہم جنس پرستوں، کال گرلز اور طوائفوں کا بڑا بھیانک کردار ہے"۔

درحقیقت اسی حقیقت کو انگریزی جرائد کے دئے ہوئے مواد کی روشنی میں ہم نے یوں بیان کیا کہ ہم جنسیت خطرناک روگ کا باعث ہے۔ زیادہ سے زیادہ "باعث" سے "ذریعہ" مراد لے سکتے ہیں۔

متذکرہ نوٹ کو لکھتے ہوئے میرا تصور یہ تھا کہ جراثیم تھیوری کے بموجب مختلف امراض کے جراثیم اور وائرس تو ہمارے اردگرد پائے جاتے ہیں، مگر اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انسانی جسم میں کس ذریعے سے داخل ہو کر حالتِ مرض پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح طاعونی چھوت کو پھیلانے میں چوہوں اور پسوؤں کو، ہیضے کے جراثیم کو منتقل کرنے میں مکھیوں کو اور لوگوں کو ملیریا کا شکار بنانے میں مچھروں کو اہمیت حاصل ہے اور ان کو انتقالِ جراثیم کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے عرفِ عام میں بیماری یا وبا کا سبب بھی سمجھا اور کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ایڈز کے وائرس کو پھیلانے میں بازاری اور خصوصاً ہم جنسیت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اب اس بنیاد پر اگر کہا جائے کہ ہم جنسیت تو بڑے خطرناک روگ کا باعث ہے تو میرا خیال ہے کہ ہم عرفِ عام کے لحاظ سے کوئی غلطی نہیں کر رہے ہوتے، لیکن اگر خالص میڈیکل یا سائنٹفک مبحث کے طور پر مفکرانہ سطح پر گفتگو ہو تو بات ریاضیاتی انداز میں نپی تلی کی جائے گی۔